عقیقہ کے جانور میں
اشتراک کا شرعی حکم

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

عقیقہ کے جانور میں اشتراک کا شرعی حکم

عقیقہ کے مسائل میں لوگوں کی طرف سے یہ سوال بار بار دہرائے جاتے ہیں کہ کیا عیدالاضحی کے وقت یا دوسرے کسی مواقع سے بڑے جانور کی قربانی کرتے وقت اس میں عقیقہ کا حصہ لینا درست ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب نیچے سطور میں دلائل کی روشنی میں دیا جارہا ہے اس سے پہلے ہم عقیقہ اور اشتراک کو جان لیتے ہیں؟

عقیقہ کسے کہتے ہیں؟ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقیقہ وہ ذبیحہ ہے، جو نو مولود کی خاطر ذبح کیا جاتاہے۔اصل میں عَقّ کا معنی پھاڑنا اور کاٹنا ہے اور عقیقہ کو عقیقہ کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ذبح کے وقت ذبیحہ کا حلق کاٹا جاتا ہے، نیز کبھی عقیقہ کا اطلاق نومولود کے بالوں پر بھی ہوتا ہے۔(نیل الأوطار:140/5)

اشتراک کسے کہتے ہیں؟ اشتراک یہ ہے کہ قربانی کے بڑے جانور میں نومولود کی جانب سے عقیقہ کے طور پر حصہ لینا۔

عقیقہ اور اشتراک دونوں الفاظ کی حقیقت جان لینے کے بعد عرض ہے کہ عقیقہ کا اصل مقصد خون بہانا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَعَ الْغُلاَمِ عقيقةٌ فأَهريقوا عنهُ دَمًا وأميطوا عنهُ الأذَى۔

ترجمہ: لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کرو۔

تخريج : صحيح النسائي:4225،صحيح الترمذي:1515، سنن أبي داود:2839، مجمع الزوائد:4-61،صحيح ابن ماجه:2579، صحيح الجامع:5877، صحيح ابن

خزيمة:2067، السنن الكبرى للبيهقي:298/9، المعجم الأوسط:247/2، سنن الدارمي:1967، مسند الإمام أحمد:25542۔

جس طرح یہاں عقیقہ کی بابت شریعت نے صراحت کے ساتھ وضاحت کی ہے کہ بچہ کی طرف سے (ساتویں دن) خون بہا کر اسے گندگی سے پاک کیا جائے، اس طرح قربانی کے لئے وضاحت نہیں آئی ہے۔ حالانکہ دونوں قربانی ہیں مگر دونوں کے احکام مختلف ہیں۔ عقیقہ کے لئے خون بہانے کے متعلق یہاں تک وضاحت کردی گئی کہ لڑکا کی جانب سے دو خون یعنی دو جانور اور لڑکی کی جانب سے ایک خون یعنی ایک جانور ذبح کیا جائے ۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے : عنِ الغُلامِ شاتانِ مُكافئتانِ وعنِ الجاريةِ شاةٌ(صحيح أبي داود:2842)

ترجمہ: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر برابر اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کرو)۔

قربانی عبادت کے قبیل ہے اور عبادت کے امور توفیقی ہیں یعنی عبادت کی جو صورت جس طرح وارد ہے اسی کیفیت وانداز میں ادا کی جائے گی۔ مختصرا یہ کہا جائے گا کہ چونکہ عقیقہ کے لئے مستقل طور پر جانور ذبح کرنے کا ذکر ہے اس لئے کسی جانور میں عقیقہ کا حصہ لینا جائز نہیں ہے بلکہ مستقل طور پر لڑکا کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے گی۔

اشتراک کے مسئلہ سے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بڑے جانور میں عقیقہ کرنا درست ہے ؟

جمہور علماء کا قول ہے کہ اونٹ اور گائے میں عقیقہ دینا جائز ہے، ان کی دلیل ایک ضعیف روایت اور بعض صحابہ کا عقیقہ کے طور پر اونٹ ذبح کرنا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

پہلی روایت : مَنْ وُلِدَ لَهُ غُلامٌ فَلْيَعُقَّ عنْهُ مِنَ الإبِلِ والبقرِ والغنمِ (أخرجه الطبراني في المعجم الصغير:229)

ترجمہ: جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ عقیقہ میں اونٹ، گائے یا بکری ذبح کرے۔

اس روایت کو شیخ البانی نے موضوع کہا ہے (ارواء الغلیل:1168)

دوسری روایت: عن قتادة: أن أنس بن مالك كان يعق عن بنيه الجزور (رواه الطبراني)

ترجمہ: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ انس بن مالکؓ اپنے بچوں کا عقیقہ اونٹ سے کیا کرتے۔

ہیثمی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ (مجمع الزوائد:4-62)

تیسری روایت: عن أبي بكرة أنه نحر عن ابنه عبد الرحمن جزوراً فأطعم أهل البصرة (تحفة المودود ص:65)

ترجمہ: ابو بکرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے عقیقہ پر اونٹ ذبح کیا تھا اور اس سے اہل بصرہ کی دعوت کی تھی۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے ان دونوں روایات کو اپنی کتاب "تحفۃ المودود فی احکام المولود" میں ذکر کرنے کے بعد اس عمل پہ بعض صحابہ کرام سے انکار کرنا ذکر کیا ہے یہ کہتے ہوئے کہ لڑکا کی طرف سے دو بکری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری دینا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے اس کے علاوہ دوسرے کا عقیقہ جائز نہیں ہوگا۔ ساتھ ہی انکار پہ یوسف بن ماھک سے ایک اثر بھی ذکر کئے ہیں کہ جب انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمن سے لڑکے کی پیدائش پہ اونٹ ذبح کرنے کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ میری پھوپھی (عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ لڑکا کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ یہ روایت ترمذی (ح:1513) میں ہے مگر وہاں اونٹ کا ذکر نہیں ہے البتہ سنن کبری میں اس کا ذکر ہے روایت دیکھیں:

عن ابن أبي مليكة قال: نفس لعبد الرحمن بن أبي بكر غلام فقيل لعائشة – رضي الله عنها –: يا أم المؤمنين، عقي عنه جزورا، فقالت: معاذ الله، ولكن , ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: شاتان مكافأتان (سنن البيهقي الكبرى: 19063)

ترجمہ: عبداللہ بن عبیداللہ بن ابو ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو عائشہؓ صدیقہ سے کہا گیا: اے امّ المومنین! اسکی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کریں، اس پر اُنھوں نے کہا: معاذ اللہ! بلکہ ہم وہ ذبح کریں گے جو رسول ﷺ نے فرمایا ہے: "لڑکے کی طرف سے دو ایک جیسی بکریاں۔ اس حدیث کو شیخ البانی نے حسن کہا ہے (ارواء الغلیل: 1168)

ان ساری روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں بڑے جانور کا ذبح کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہے جہاں تک صحابہ کا عمل ہے تو اس بابت دوسرے صحابہ سے انکار ثابت ہے جس کی وجہ سے اونٹ میں عقیقہ کا جواز نہیں نکلتا ہے اور رہا جمہور اہل علم کا قول تو اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

متعلقہ چند مسائل واحکام

☆ جن علماء نے بڑے جانور میں عقیقہ کا جواز پیش کیا ہے اس پہ ٹھوس دلیل وارد نہیں ہونے کی وجہ سے افضل واولی یہی ہے کہ آدمی چھوٹے جانور میں ہی عقیقہ کرے اور جنہیں چھوٹے جانور میں عقیقہ کرنے کی طاقت نہیں وہ اللہ کی طرف سے وسعت کا انتظار کرے تاوقتیکہ کوئی سبیل پیدا ہو جائے اور چھوٹے جانور میں عقیقہ کرے خواہ عمر طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔

☆ قربانی کے بڑے جانور مثلا گائے، بیل، اونٹ وغیر میں عقیقہ کا حصہ لینا جائز نہیں ہے کیونکہ جب بڑے جانور میں عقیقہ کا ثبوت نہیں ہے تو پھر اس میں اشتراک کیسے جائز ہو گا؟ اگر تھوڑی دیر کے لئے بعض آثار کو

بطور دلیل مان بھی لیتے ہیں تو اشتراک کی کوئی دلیل نہیں ہے، عقیقہ کا مقصد خون بہانا اور فدیہ دینا ہے، یہ مقصد تبھی حاصل ہو گا جب نو مولود کی جانب سے مستقل طور پر جانور ذبح کیا جائے گا۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں شراکت کفایت نہیں کرتی چنانچہ دو بچوں کی جانب سے نہ تو اونٹ کفائت کرتا ہے اور نہ ہی گائے اور بالا ولی تین اور چار بچوں کی جانب سے کفایت نہیں کریگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ:

اول: اس میں شریک ہونا ثابت نہیں، اور عبادات توقیف پر مبنی ہوتی ہیں.

دوم: یہ فدیہ ہے اور فدیہ کے حصے نہیں ہوتے؛ چنانچہ یہ جان کی طرف سے فدیہ ہے، تو جب جان کی جانب سے فدیہ ہوا تو پھر ضروری ہے کہ وہ بھی جان ہی ہو، اور پہلی علت بلاشک زیادہ صحیح ہے، کیونکہ اگر اس میں شرکت ثابت ہوتی تو دوسری تعلیل باطل تھی، تو اس کا ثبوت نہ ملنا ہی حکم پر مبنی ہے (بحوالہ الاسلام سوال وجواب)

☆ جن بعض علماء نے بڑے جانور میں عقیقہ کو جائز کہا ہے ان میں اکثر اشتراک کو جائز نہیں کہتے ہیں چنانچہ عبداللہ ناصح علوان فرماتے ہیں کہ عقیقہ میں اشتراک درست نہیں ہے جیسا کہ سات افراد اونٹ میں اشتراک کرتے ہیں کیونکہ اگر اس میں اشتراک صحیح مان لیا جائے تو بچہ کی طرف سے "إھراقۃ الدم" کا مقصد پورا نہیں ہوتا، وجہ یہ ہے کہ عقیقہ کا ذبیحہ مولود کی جانب سے بطور فدیہ ہوتا ہے۔ بھیڑ، بکری کی جگہ اونٹ / گائے ذبح کرنا درست ہے اس شرط کے ساتھ کہ یہ ذبیحہ ایک مولود کے لئے ایک جانور کی صورت میں ہو۔ (تربية الأولاد في الإسلام: 98/1)

☆ بہت سے لوگ باوجودیکہ وقت پر عقیقہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں مگر بلاوجہ اسے کسی خاص موقع یا عموما عیدالاضحی تک موخر کرتے ہیں اور بڑے جانور میں حصہ لیکر قربانی کے ساتھ عقیقہ کرتے ہیں۔ اولا: بغیر عذر ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا خلاف سنت ہے، ثانیا: بڑے جانور میں عقیقہ کا ثبوت نہیں ہے،

ثالثا: بڑے جانور میں اشتراک بالکل جائز نہیں ہے۔

☆اگر کسی کو لڑکا کی جانب سے عقیقہ کے وقت دو جانور میسر نہیں ہو سکا تو پہلے ایک ہی جانور عقیقہ کرلے اور جب بعد میں ایک دوسرا جانور مل جائے تو اس وقت دوسرا جانور ذبح کرلے۔

اس پورے مضمون کا خلاصہ کلام یہ ہوا کہ عقیقہ میں چھوٹا جانور ہی ذبح کیا جائے، اگر کسی نے بڑے جانور میں عقیقہ کرلیا تو بعض اہل علم کے قول کی روشنی میں جائز ہے مگر اس کی ٹھوس دلیل وارد نہیں ہونے کی وجہ سے آئندہ بڑے جانور میں عقیقہ کرنے سے بچنا افضل واولی ہے اور جس نے بڑے جانور میں عقیقہ کا حصہ لیکر کیا وہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ عقیقہ کے جانور میں اشتراک کی دلیل نہیں ہے۔

*****************'

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maquboo Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

25 October 2020